21662 ـ نمازی كو بطور سترہ آگے جوتے نہيں ركھنے چاہيں

سوال

كيا نمازى كے ليے اپنے آگے جوتے بطور سترہ ركھنے جائز ہيں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" نمازى كے ليے ہر چيز بطور سترہ ركھنى جائز ہے، حتى كہ اگر تير بھى ہو، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم ميں سے جب بھى كوئى نماز ادا كرے تو وہ سترہ ركھے چاہے تير ہى كيوں نہ ہو "

مسند احمد حديث نمبر (14916) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے السلسلۃ الاحاديث الصحيحۃ حديث نمبر (2783) ميں اسے صحيح كہا ہے.

بلكہ علماء كرام كا تو يہاں تك كہنا ہے كہ دھاگہ اور جائے نماز كے كنارہ كا بھى سترہ ركھا جا سكتا ہے، بلكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے حديث ميں آيا ہے كہ:

" جسے لاٹھى نہ ملے تو وہ لكير كھينچ لے"

جيسا كہ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ كى درج ذيل حديث ميں ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم ميں سے كوئى شخص نماز ادا كرے تو وہ اپنے سامنے كچھ ركھ لے، اور اگر اسے كوئى چيز نہيں ملتى تو وہ لاٹھى ہى نصب كرلے، اور اگر اس كے پاس لاٹھى بھى نہ ہو تو وہ لكير كھينچ لے تو اس كے سامنےسے گزرنے والا اسے كوئى نقصان نہيں دے گا "

اسے امام احمد نے روايت كيا ہے، اور ابن حجر رحمہ اللہ تعالى نے " بلوغ المرام " ميں كہا ہے كہ اس حديث كو مضطرب كہنا والے كا قول صحيح نہيں بلكہ يہ حسن ہے. اھـ

يہ سب كچھ اس كى دليل ہے كہ سترہ ميں بڑى چيز كا ہونا شرط نہيں بلكہ جو چيز بھى تستر پر دلالت كرے وہ كافى

ہے.

چنانچہ جوتے کے بڑی چیز ہونے میں کوئی شك نہیں، لیکن میری رائے یہ ہے کہ اسے بطور سترہ استعمال کرنا صحیح نہیں؛ کیونکہ عرف عام میں جوتے گندی چیز ہیں، اور جب آپ اللہ تعالی کے حضور کھڑے ہوں تو یہ آپ کے سامنے نہیں ہونے چاہیں.

اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو اپنے سامنے جوتا رکھنے اور تھوکنے سے منع فرمایا ہے، اس کی تعلیل اور علت بیان کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیونکہ اللہ تعالی اس کے سامنے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (406) اھ

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ (13 / 326).

مزید تفصیل اور معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (40865) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .